

## 171791-خاوند نے طلاق دی اور دوران حدت کسی اور سے شادی کر لی

سوال

اللہ تعالیٰ آپ کو ان دینی کوششوں پر جزا نے خیر عطا فرمائے، گزارش یہ ہے کہ میں دین اسلام قبول کرنے کے بعد شادی کے لیے کسی دوسرے ملک کا سفر کیا اور شادی کر کے اپنے خاوند کے ساتھ وہیں رہنے لگی، لیکن میرے خاندان نے پہلے درپے مشکلات ڈالنی شروع کر دیں، میری جانب سے دونوں فریقوں کو راضی کرنے کی کوشش ہوئی اور میں اپنے ملک واپس آگئی۔

مجھے اس وقت ہی علم تھا کہ میں دوبارہ اپنے خاوند کے پاس واپس نہیں آ سکوں گی، لیکن معاملات میں بہتری کی امید رکھتے ہوئے اسے پس پشت ڈال دیا... میں اپنے ملک میں رہنے ہوئے مسلسل خاوند سے رابطہ میں رہی اور واپس آنے کے وعدے کرتی رہی، لیکن طویل عرصہ تک وعدوں کے بعد خاوند کے صبر کا بیہمانہ لبریز ہوا اور اس نے مجھے دو طلاقیں دے دیں، میری حالت اور خراب ہو گئی اور میرے اخراجات برداشت کرنے والا کوئی نہ تھا خاص کر ہمارے ہاں تو عادت ہے کہ جب بچہ بانغ ہو جاتا ہے تو وہ اپنا خرچ خود برداشت کرتا ہے، اور ہر کوئی ملازمت و کام کرتا ہے۔

لیکن میرے خاوند نے مجھے ملازمت کرنے سے روک دیا اب میرے سامنے یہی عمل تھا کہ میں کسی سے شادی کروں میرا ایک شخص سے تعارف ہوا اور میں نے اس سے شادی کر لی تاکہ وہ میرے اخراجات برداشت کرے۔ مجھے علم ہے کہ یہ فعل صحیح نہ تھا اور شریعت میں جائز نہیں، اس لیے میں نے کوشش کی کہ ازدواجی تعلقات قائم نہ ہوں، لیکن میں ایسا بھی نہ کر سکی.. میں اس فعل پر بہت نادم ہوں اور طلاق لے کر اسے صحیح کرنے کی کوشش کروں گی....

لیکن میں نہیں جانتی کہ اس کے بعد کیا ہو گا..! اور میرا انجام کیا ہو گا..! میں تھک گئی ہوں اور سب کو راضی کرنے کی کوشش کرتی ہوں، میرے ایمان کی حالت بھی پتلی ہو چکی ہے حتیٰ کہ مجھے اپنے اسلام کا بھی خدشہ ہے....! میں جانتی ہوں کہ پہلے خاوند سے طلاق مکمل ہونے سے قبل دوسرے شخص سے شادی کر کے بہت غلط کام کیا ہے اور اسلام میں اس کی سزا بھی بہت بڑی ہے، لیکن پتہ نہیں میری جو حالت ہوئی ہے اس میں یہ سزا لاگو ہوتی ہے یا نہیں؟

میں ابھی نئی نئی مسلمان ہوئی ہوں اور ابتدا ہونے کی بنا پر مجھے اس کام کے نتیجہ کا علم نہ تھا، برائے مربانی مجھے بتائیں کہ آپ کی رائے کیا ہے آیا میں اس کے متعلق کسی کو بتاؤں یا کہ پوشیدہ ہی رہنے دوں؟

اس سلسلہ میں میری راہنمائی فرمائیں میں تو پاگل ہو رہی ہوں ..

پسندیدہ جواب

اول :

ہماری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی توبہ قبول فرمائے اور آپ کی اصلاح فرمائے، اور آپ کے دین کی حفاظت فرمائے۔

آپ نے اپنے خاوند سے دور ہو کر غلطی کی اور اپنے آپ کو فتنے و خرابی اور فساد میں ڈالا ہے، اور خاوند نے آپ کو اخراجات کی رقم ادا نہ کر کے ملازمت کرنے سے روک کر غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔

دوم:

اگر آپ کے خاوند نے آپ کو دو طلاقیں دیں اور پھر دوسری شادی کرنے سے قبل آپ کی عدت ختم ہو چکی تھی تو آپ پر کوئی گناہ و حرج نہیں، اس صورت میں آپ کی دوسری شادی صحیح ہے۔

حیض والی عورت کی عدت تین حیض ہیں، جب آپ کو خاوند نے طہر کی حالت میں طلاق دی اور پھر آپ کو تین حیض آگئے اور تیسرا حیض سے پاک ہو کر غسل کرنے سے آپ کی عدت ختم ہو جائیگی۔

صغر سنی یا حیض سے نامیدی کی بنا پر جس عورت کو حیض نہیں آتا اس کی عدت تین ماہ ہے۔

اور حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہو گی، جیسے ہی حمل وضع ہواعدت ختم ہو جائیگی۔

اور اگر طلاق عورت کی جانب سے معاوضہ دے کر حاصل کی گئی ہو تو یہ خلخ کملاتا ہے، راجح قول کے مطابق اس میں ایک حیض عدت ہو گی۔

اور اگر دوسرے عقد نکاح آپ کی عدت ختم ہونے کے بعد ہوا تو یہ شادی صحیح ہے، اور آپ پر کوئی گناہ نہیں، آپ پہلے خاوند کے پاس اسی وقت جاسکتی ہیں جب آپ کو دوسرے خاوند طلاق دے دے اور آپ کی عدت ختم ہو تو پہلا خاوند آپ سے نکاح کرے۔

لیکن اگر آپ کی دوسری شادی عدت ختم ہونے سے قبل تھی تو یہ شادی باطل ہے صحیح نہیں، اس طرح آپ نے ایک بہت ہی برا اور غلط عمل کیا ہے۔

ابن قدماء رحمہ اللہ کشته میں:

"رہے باطل نکاح تو یہ اس طرح ہے کہ کوئی شادی شدہ عورت دوران نکاح ہی دوسری شادی کر لے، یا دوران عدت یا پھر اس کے مشابہ، جب دونوں یعنی خاوند اور بیوی کو حلال اور حرام کا علم ہو جائے تو وہ زانی ہیں، اور انہیں حد لگانی جائیگی، اور اس میں نسب بھی ثابت نہیں ہوگا" انتہی

دیکھیں: المفہی (10/7).

اور ایک مقام پر درج ہے:

"جب عدت والی عورت شادی کر لے اور دونوں کو عدت کا علم بھی ہو، اور وہ جانتے ہوں کہ عدت میں نکاح کرنا حرام ہے، اور خاوند نے اس سے وطنی بھی کر لی تو وہ دونوں زانی ہیں انہیں زنا کی حد لگانی جائیگی، اور اسے مہر نہیں ملے گا اور نہ ہی نسب کا احراق ہو گا۔

اور اگر انہیں عدت کا علم نہ ہو، یا عدت میں نکاح کی حرمت سے جاہل ہوں تو نسب ثابت ہوگا، اور حد نہیں لگانی جائیگی، اور مہر دینا بھی واجب ہو گا۔

اور اگر عورت کو علم نہیں لیکن مرد کو علم ہو تو مرد پر حد لگے گی اور مہر دینا ہو گا، اور مرد کو نسب حاصل نہیں ہو گا۔

لیکن اگر عورت کو علم ہوا اور مرد جاہل ہو تو پھر عورت پر حد لگے کی اور اسے مہر نہیں ملے گا، اور مرد کی طرف بچکی نسبت بھی ہو گی۔

یہ اس لیے تھا کہ اس نکاح کے باطل ہونے پر متفق ہیں، اس لیے یہ محروم عورتوں سے نکاح کے مشابہ ہوا۔<sup>۱۳</sup> انتہی

دیکھیں: المغنی (103/8).

اس وقت دوسرا نکاح فتح ہو جائیگا کیونکہ یہ باطل تھا اور آپ کو پہلے کی عدت مکمل کرنا ہو گی، اور پھر اس کے بعد دوسرے کی عدت بھی۔

پھر سوال یہ ہے کہ: آیا آپ اپنے پہلے خاوند کے پاس جاسکتی ہیں یا نہیں؟

اگر تو آپ کے پہلے خاوند نے عدت میں رجوع کرایا تھا چاہے آپ کو رجوع کا علم نہ بھی ہو، یا اس کی عدت مکمل کرتے ہوئے وہ رجوع کر لے تو آپ اس کی بیوی ہیں۔

اور اگر بغیر رجوع کیے آپ کی عدت ختم ہو جائے تو وہ آپ کے لیے ابھی بن جائیگا، اور آپ نئے نکاح کے بغیر اس کے پاس نہیں جاسکتیں، اس صورت میں آپ کو اختیار ہے کہ آیا آپ اسی سے دوبارہ نکاح کر لیں یا دوسرے سے یا ان دونوں کے علاوہ کسی اور شخص سے۔

مقصد یہ ہے کہ دوران عدت دوسرے شخص سے شادی باطل ہے، چاہے آپ کے پہلے خاوند نے دوران عدت رجوع کیا یا نہیں کیا، اور آپ عقد جدید کے ساتھ اس کی بیوی بنیں یا نہ دونوں حالتوں میں دوران عدت دوسرے شخص سے شادی باطل ہو گی۔

واللہ اعلم۔